بدھ | 11۔جون 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 126 | بدھ 5 صفر المظفر 1418ھ 11 احسان 1376ھش 11 جون 1997ء

صادق میں ایک کشش ہوتی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اگر آدمی صدق دل سے محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھائے تو میرا ایمان ہے کہ پھر بہت برکت ہوگی۔

میں تو جانتا ہوں کہ وہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جائے گا یاد رکھو ایک قدم سے ہی انسان ولی بن جاتا ہے۔ جب غیر اللہ کی شراکت نکال لی پس عباد الرحمان میں داخل ہو گیا۔ جب اس کے دل میں محض خدا ہی خدا ہے اور کچھ نہیں تو پھر ایسے کو ہی ہم ولی کہتے ہیں۔ دیکھو صادق کے واسطے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اس میں ایک کشش ہوتی ہے وہ خالی جاتا ہی نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 312)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمام منافع اور تمدنی زندگی کی ساری بہبودگیاں اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں، کیونکہ ہر قسم کی ستائش کا سزاوار جبکہ وہی ہے، تو معطی حقیقی بھی وہی ہو سکتا ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ کسی قسم کی تعریف و ستائش کا مستحق بھی وہ نہیں ہے، جو کفر کی بات ہے۔ پس (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) میں کیسی توحید کی جامع تعلیم پائی جاتی ہے، جو انسان کو دنیا کی تمام چیزوں کی عبودیت اور بالذات نفع رساں نہ ہونے کی طرف لے جاتی ہے اور واضح اور بین طور پر یہ ذہن نشین کرتی ہے کہ ہر نفع اور سود حقیقی اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے۔ کیونکہ تمام محامد اسی کے لئے سزاوار ہیں۔ پس ہر نفع اور سود میں خدا تعالیٰ ہی کو مقدم کرو۔ اس کے سوا کوئی کام آنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے اگر خلاف ہو تو اولاد بھی دشمن ہو سکتی ہے۔ اور ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 125)

آپ عباد الرحمٰن بننے کی کوشش کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جب تک انسان ایسی حالت میں جان نہ دے کہ وہ عباد اللہ میں شامل ہو چکا ہو یا عباد الرحمان میں شامل ہو چکا ہو اس وقت تک اس کی آئندہ زندگی کے اچھے ہونے کے متعلق کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس کا برا ہونا بھی لازم نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہے تو جس کو چاہے، جیسے چاہے بخش دے مگر وہ شخص جو مرتے وقت خدا کا بندہ نہ بن سکا اس کے متعلق یہ یقیناً کہہ دینا کہ وہ آئندہ زندگی میں نیک اجر پائے گا یا ضرور بخشا جائے گا یہ محض وہم گمان ہے اور عمومی قاعدے کے خلاف ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کتنے ہیں جو اس دنیا میں جیتے جی خدا کے بندے بن چکے ہوتے ہیں۔ جب ہم خدا کے بندوں کی صفات پر غور کرتے ہیں جیسا کہ عباد الرحمان کی صفات میں نے آپ کے سامنے کھول کے رکھی تھیں تو ہر شخص اگر اپنے آپ کو کرید کر دیکھے اور تقویٰ رکھتا ہو، کچھ بھی انصاف سے کام لے تو اسے ہر دفعہ اپنے ضمیر کو کریدنے پر ایسے نشان دکھائی دیں گے جو خدا کے بندے ہونے کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ اگر کلیتہً نہیں تو کہیں نہ کہیں ہر انسان کبھی شیطان کا بندہ بن چکا ہوتا ہے اور اکثر آدمی اکثر صورتوں میں خدا کے سوا شیطان ہی کی عبادت کرتے ہوئے زندگی بسر کر دیتے ہیں۔ کیونکہ جب نفس کی عبادت کرتے ہیں وہ شیطان کی عبادت ہے۔ جب خدا کے احکامات کے بالکل برعکس ایک اپنا طریق ڈھالتے ہیں تو وہ صراط مستقیم تو بہرحال نہیں۔ اور اللہ کے بندوں کے متعلق یہ شرط ہے کہ وہ صراط مستقیم پر چلنے والے ہیں۔ وہ جب صراط سے بھٹکے تو کسی آواز پہ بھٹکتے ہیں کسی اور منظر نے توجہ پھیری ہے اپنی طرف تب جا کے بھٹکتے ہیں ورنہ سیدھے راستے پر چلتا ہوا کون ہے جو اس سے الگ ہٹ کر قدم رکھ دے۔ پس جہاں بھی غیر کی آواز سنائی دیتی ہے اور آپ اس پر توجہ دیتے ہیں وہی موقع ہے آپ کی شیطان کی غلامی کو قبول کرنے کا۔ پرانے زمانے میں بعض کہانیاں ایسی ہوتی تھیں جو ہیں تو بظاہر ناممکن جنوں بھوتوں کی کہانیاں لیکن ان میں سبق ایسے ہوتے تھے جو سچائی کے سبق تھے۔ آج کل کے زمانے میں تو سبق آموز کہانیوں کا رواج بھی مٹ چکا ہے۔ اکثر کہانیاں وہ ہیں جو محض جہالت پیدا کرتی ہیں۔ لیکن ایک زمانہ تھا جب انسان میں اعلیٰ قدروں کی پہچان تھی اور اعلیٰ قدروں کو زندہ رکھنے کی خواہش ہوا کرتی تھی اس لئے کہانیاں بنانے والے بھی ایسی کہانیاں بناتے تھے اگر ان میں ڈوب کر دیکھیں تو کوئی نہ کوئی سبق ان میں ملے گا۔ ایک ان میں سے ایسی طرز کی کہانیاں تھیں جن کی طرز ایک ہی تھی اگرچہ کردار بدل جاتے تھے کہ انسان یا ایک شہزادے کو ایک مہم سر کرنی ہے مگر شرط یہ ہے کہ دائیں بائیں جو آوازیں آئیں گی ان سے متاثر ہو کر دائیں یا بائیں نہیں دیکھنا۔ اپنے رستے سے ہٹنا نہیں ہے۔ اگر رستے سے ہٹ گئے، اگر کسی حرص کی آواز پر لبیک کہہ دیا، یا کسی خوف دلانے

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو لکھتے ہیں۔

مخدومی محترمی ملک صلاح الدین صاحب کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ 97-5-24 کو انہیں پیشاب کی بندش کی تکلیف ہو گئی اور امرتسر اپریشن کے لئے لے جایا گیا۔ اللہ اس مخلص، قدیم اور عظیم خادم سلسلہ کو صحت عطا فرمائے۔ اور لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین نیز ان کی جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک محمد انور خان صاحب آف لاہور چھاؤنی ایک لمبا عرصہ دل کے عارضہ میں بیمار رہ کر مورخہ 5۔جون 1997ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ اسی شام ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بیت المبارک میں عشاء کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کرائی موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ رشیدہ بیگم زوجہ مکرم حبیب اللہ صاحب نائیک جو کہ مکرم بابا نور محمد صاحب درویش قادیان کی چھوٹی بیٹی تھی مورخہ 8۔جون 1997ء بعمر 65 سال وفات پا گئی ہیں۔ اسی روز جنازہ بیت المہدی گول بازار میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بعد عصر پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور کی خوش دامنہ تھیں۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد حیات صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ادرحماں مورخہ 97-6-6 بروز جمعہ ادرحماں میں وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا اور قبرستان نمبر1 میں بعد تدفین دعا مکرم ملک سلطان صاحب معلم وقف جدید ادرحماں نے کروائی۔

آپ کی عمر تقریباً 70 سال تھی۔ موصوف محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید کے بہنوئی تھے احباب جماعت موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

11- احسان 1376 ہش   11- جون 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ "بات یہ ہے کہ صلاح کی حالت میں انسان کو ضروری ہے کہ ہر قسم کے فساد سے خواہ وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق، پاک ہو۔ جیسے انسان کا بدن صلاحیت کی حالت اس وقت رکھتا ہے جبکہ سب اخلاط اعتدال کی حالت پر ہوں اور کوئی کم زیادہ نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی خلط بڑھ جائے تو جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر روح کی صلاحیت کا مدار بھی اعتدال پر ہے اسی کا نام (کلام الٰہی) کی اصطلاح میں الصراط المستقیم ہے۔ صلاح کی حالت میں انسان محض خدا کا ہو جاتا ہے جیسے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی حالت تھی اور رفتہ رفتہ صالح انسان ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اور یہاں ہی اس کا انشراح صدر ہوتا ہے۔"

اس ارشاد میں ہماری توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی ہے کہ انسان کو صرف اس حالت میں صلاح یافتہ کہا جا سکتا ہے جب وہ اپنے ہر قسم کے فساد سے چاہے وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق ہوں پاک ہو۔ اس کی مثال جسمانی طور پر یہ دی گئی ہے کہ جب انسان کے تمام اعضاء اور اس کی تمام قوتیں صحیح طریق پر کام کر رہی ہوں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ مکمل طور پر صحت مند ہے لیکن اگر کہیں کوئی بھی خرابی پیدا ہو جائے تو جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ آج کل جبکہ میڈیکل سائنس بہت ترقی کر گئی ہے۔ بیماریوں کی وجوہ بھی زیادہ سمجھ میں آنے لگی ہیں۔ بظاہر جراثیم بیکٹریا وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن کا پہلے زیادہ علم نہیں تھا۔ لیکن اب جراثیم یا بیکٹریا انسان کے جسم کے کسی حصے پر حملہ کر کے اس کو بیمار کر دیتے ہیں اور جب اس طرح انسان بیمار ہوتا ہے تو اگرچہ بظاہر سمجھ تو نہیں آتی جب تک اس کے میڈیکل ٹیسٹ نہ کئے جائیں کہ وہ بیمار کیوں ہوا لیکن بیماری ظاہر ہونے لگتی ہے اور اپنے اثرات پیدا کرتی چلی جاتی ہے۔

پس اس طرح انسانی جسم کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کے تمام اعضاء کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ کسی حصے میں بھی فساد ہو تو حالات خطرناک ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح روحانی زندگی میں بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ خواہ عقائد ہوں یا اعمال وہ سراسر پاک ہونے چاہئیں۔ یہی ایک صورت ہے۔

○ "کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی وہ بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ دین حق اس کو جائز نہیں رکھتا۔ اور رہبانیت دین حق کا منشاء نہیں۔ دین حق تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو وہ اس کا تردد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر اس سے کوئی یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو۔ اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔"

اس ارشاد میں اس بات کو واضح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ دین اور دنیا کو اس طرح الگ الگ کرنے کی ضرورت نہیں کہ جب تک دنیا کو چھوڑا نہ جائے دین کے مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں پیدا کیا ہے اور دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے اس نے سینکڑوں نہیں ہزاروں عناصر پیدا کئے ہیں جو اس کی مدد کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے تو یہ بھی کہا ہے کہ انسان کے لئے ساری دنیا مسخر کر دی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی بہتر سے بہتر بنانے کے لئے دنیا کی ہر چیز سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ ہر وہ چیز جس سے فائدہ اٹھا کر وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے اس سے گریز کرنا ایک رنگ میں گناہ کہلا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک چیز بنائی ہے اور چاہا یہ ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں لیکن ہم اسے صرف نظر کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شائد اس چیز کا استعمال دنیاداری کہلائے گا اور ہمیں دین مقصود ہے حضرت صاحب نے اس بات کی بھرپور تردید کی ہے کہ دنیا کو یکسر چھوڑ کر ہی دین کو اپنایا جا سکتا ہے۔ وہ لوگ جو دنیا کو کلی طور پر چھوڑ کر رہبانیت اختیار کر لیتے ہیں۔ جنگلوں اور پہاڑوں میں جا بیٹھتے ہیں وہ کسی طرح بھی دین کو سمجھنے کے اہل نہیں سمجھے جا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس دنیا میں پیدا کیا ہے اس میں اسے چست اور ہشیار ہو کر مستعدی سے کام کرنے کی ضرورت ہے اور ہر چیز سے فائدہ اٹھانا اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ وہ اپنی فطرت کو مسخ کر کے ہی دنیاداری کی چیزوں کو چھوڑ کر دین کو اپنانے کا دعویٰ کر سکتا ہے جو ناقابل قبول ہے۔ بعض لوگ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ فلاں چیز ہماری ہے ہم چاہیں تو استعمال کریں اور چاہے تو نہ کریں۔ یہ بات بھی درست نہیں ہے۔ جو کچھ خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے اس کو استعمال میں لائیے۔ اس ارشاد میں اس بات کے لئے زمین کی مثال پیش کی گئی ہے۔ انسان کے پاس زمین ہے۔ زمین کو بھی خدا تعالیٰ نے اس کے لئے مسخر کر دیا ہے۔ وہ اس کو کام میں لائے تو اس کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی اور دوسروں کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی زمین کا تردد نہ کرے اس سے کام نہ لے تو یقیناً اس سے مواخذہ ہوگا کہ اس نے خدا تعالیٰ کی ایک بنائی ہوئی چیز جو اس کے لئے مسخر کر دی گئی تھی اس کو نظرانداز کر دیا۔ یہ بات کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ زمین ہی کی کیا بات ہے جو اہلیتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں وہ بھی ہمارے لئے زمین ہی کی طرح ہیں۔ ہمیں اپنی اہلیتوں سے پوری طرح کام لینا چاہئے اور ان کو اپنے لئے اور دنیا کے لئے یعنی دنیا کے دوسرے لوگوں کے لئے مفید بنانا چاہئے۔ اگر انسان کو اہلیت دی گئی ہے اور وہ اس سے کام نہیں لیتا تو ایک تو وہ اپنی اہلیت کو ضائع کرتا ہے اور دوسرے خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔

پس اس ارشاد سے یہ بات واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کی ہر چیز سے کام لینا چاہئے لیکن کام اس طرح لیا جائے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ اگر خدا تعالیٰ کی رضا کو ایک طرف چھوڑ دیا جائے تو دنیاداری ہماری اپنی اغراض اور ہمارے اپنے جذبات کو مقدم کرنے والی بات ہوگی جو کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ سب کچھ جو اس نے ہمارے لئے مسخر کیا ہے ہم اس سے کام لیتے ہوئے اپنے دین اور اپنی دنیا کو بہتر بنا سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

مرے اشکوں کی ٹپ ٹپ نے مجھے دادِ سخن دی ہے
ہجومِ غم نے خوشیوں کی پذیرائی بہت کی ہے
میں چلتا ہوں تو رہ جاتے ہیں پیچھے ہم سفر میرے
اگرچہ بارہا رفتار میں نے اپنی کم کی ہے
میں آنکھیں موند لینے پر بھی سیدھی راہ چلتا ہوں
مرے مولا نے میری رہبری خود ہاتھ میں لی ہے

ابو الاقبال

فاخرہ راحت - موقر میگزین اسلامیہ کالج لاہور 1997ء

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام

پاکستان کے عظیم سائنس دان ڈاکٹر عبد السلام پچھلے سال دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ان جیسے انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ آپ سے زیادہ کسی اور ایشیائی شخصیت کو جدید سائنس کی دنیا میں احترام حاصل نہیں ہوا۔

ڈاکٹر عبد السلام نے 29۔ جنوری 1926ء کو جھنگ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جنم لیا۔ گھریلو ابتدائی تعلیم جھنگ سے حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی میں میٹرک کے امتحان میں نہ صرف اول رہے بلکہ نمبروں کا سابقہ ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ ایف اے' بی اے آنرز اور ایم اے کے امتحان میں بھی اول آئے اور ستمبر 1946ء میں آپ نے کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور اپنی غیر معمولی تعلیمی استعداد کی وجہ سے ٹرائی پوس (بی اے آنرز) تین سال کی بجائے دو سال ہی میں کرلیا اور ریاضی میں فرسٹ کلاس حاصل کرنے پر "رینگلر" کہلائے۔ 1950ء میں پی ایچ ڈی صرف پانچ ماہ میں کرلی مگر یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق انہیں یہ ڈگری داخلے کے کم از کم تین برس سے پہلے نہیں دی جاسکتی تھی یعنی باقاعدہ ڈگری 1952ء میں ملی۔

ڈاکٹر عبد السلام کو جو عالمی ایوارڈ و اعزازات ملے ان کی تفصیل بہت لمبی ہے صرف چند اعزازات درج ذیل ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں پنجاب یونیورسٹی لاہور (پاکستان) 1957ء' ایڈنبرا یونیورسٹی برطانیہ 1971ء' ٹریسٹے یونیورسٹی اٹلی 1979ء' اسلام آباد یونیورسٹی (پاکستان) 1979ء میڈرڈ یونیورسٹی سپین' 1983ء' سٹی یونیورسٹی آف نیویارک امریکہ' 1984ء' کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ 1985ء۔

2۔ ایوارڈز ہاپکن پرائز کیمبرج یونیورسٹی 1985ء نشان اندرس سیلوو۔لنز ویلا 1980ء' نشان استقلال اردن 1980ء' نشان میرٹ اٹلی 1980ء' ستارہ امتیاز پاکستان 1959ء' تمغہ حسن کارکردگی پاکستان 1959ء' نشان امتیاز پاکستان 1979ء آپ اقوام متحدہ کے بہت سے عہدوں پر فائز رہے اور پاکستان میں بھی بہت سے عہدوں پر کام کیا۔

تاہم ڈاکٹر عبد السلام نے فزکس پر کام کرنے کا فیصلہ کیا انہوں نے ایک ایسے مسئلہ پر اپنا ریسرچ ورک شروع کیا جس کا تعلق اس تھیوریٹیکل فریم ورک کے ساتھ تھا جو تابکاری مادہ کے ساتھ تعامل کو بیان کرتا تھا اس پرابلم کا ٹیکنیکل نام "کوانٹم الیکٹروڈائنامکس" تھا۔ اس پرابلم پر اس وقت کے چند بہترین سائنس دان کام کر رہے تھے۔ ڈاکٹر عبد السلام نے اس پرابلم کو صرف چند مہینوں میں حل کرلیا یہ کام اتنا اہم تھا کہ امریکہ میں پرنسٹن یونیورسٹی نے انہیں ایک سال کے لئے ریسرچ کرنے کے لئے بلایا جہاں آئن سٹائن بھی یونیفیکیشن تھیوری پر کام کر رہے تھے اور اس طرح 1979ء میں نوبل انعام جیت کر انہوں نے پاکستان کی شان و شوکت میں اضافہ کیا۔

اپنی تمام عمر ڈاکٹر عبد السلام نے ہمیشہ فزکس کے لئے کام کیا ترقی پذیر ممالک میں ان کی مثال نوجوانوں کا حوصلہ بڑھانے کا ذریعہ ہے ڈاکٹر عبد السلام نے فزکس کی دنیا میں جو اپنا حصہ ڈالا ہے اس کو دنیا بھر میں مانا اور جانا گیا انہیں یورپ' امریکہ' ایشیا اور افریقہ کی تیس سائنس اکیڈمیوں نے اپنا فیلو ممبر چنا دنیا بھر کی 37 یونیورسٹیوں نے انہیں آنریری ڈی ایس سی کی ڈگریاں دیں۔ اس طرح ڈاکٹر عبد السلام نے یہ ثابت کر دکھایا کہ ذہانت صرف امیر اور ترقی یافتہ ممالک کا ورثہ نہیں ہے۔

آپ کے دل میں اسلامی دنیا اور خاص طور پر پاکستان میں سائنس کی ترقی کے لئے سچی تڑپ تھی اور یہی وجہ تھی کہ باوجود کثیر العیال ہونے اور محدود وسائل رکھنے کے انہوں نے نوبل انعام کے ساتھ ملنے والے 60 ہزار ڈالر کو فوراً ہی غریب ملکوں کے سائنس دانوں کے تربیت کے ادارے کو عطیہ کے طور پر دے دیئے ان کے نزدیک ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کے درمیان فرق دولت کا نہیں بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا تھا۔ نوبل انعام ملنے کے بعد آپ نے اپنی تقریر میں خاص طور پر اس امر کا اظہار کیا کہ "طبیعات کی تحقیق تمام انسانیت کا مشترکہ ورثہ ہے۔ مشرق اور مغرب' شمال اور جنوب سب نے اس میں مساوی حصہ لیا ہے۔

آپ کی زیادہ تر دلچسپی سائنس کو مغربی حدود سے نکال کر ترقی پذیر ملکوں تک لانے کی تھی اس سلسلے میں آپ نے دن رات کام کیا اور اس طویل جدوجہد کی یادگار اٹلی میں ٹرائسٹ کے مقام پر نظری طبیعات کے بین الاقوامی مرکز (I.C.T.P) کی صورت میں چھوڑ گئے ہیں یہ مرکز 1964ء میں یونیسکو اور اطالوی حکومت کی امداد سے بنایا گیا تھا۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا مرکز ہے اور غریب ملکوں کا شاید ہی کوئی قابل ذکر سائنس دان ہو گا جس نے اس مرکز سے فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ اب تک اس مرکز سے چالیس ہزار سے زائد سائنس دان مستفید ہو چکے ہیں۔ ٹرائسٹ کا یہ مرکز ترقی پذیر ملکوں میں سائنس کے فروغ کے معاملے میں ڈاکٹر عبد السلام کی کومٹ منٹ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے ہمیشہ پاکستانی طالب علموں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ سائنس پڑھیں۔ ایسے مضامین پڑھیں جن سے وطن کا مستقبل روشن ہو اسی میں وطن عزیز اور مسلمانوں کی ترقی کا راز پوشیدہ ہے۔

ڈاکٹر عبد السلام نہایت سادہ مزاج انسان تھے ان کا رہن سہن بھی بہت سادہ تھا گھر میں بیوی بچوں سے ٹھیٹھ پنجابی بولتے۔ علم و ادب سے انہیں گہری وابستگی تھی اور نہایت پاکیزہ اور صاف ستھرا ادبی ذوق رکھتے تھے۔ سائنس کے علاوہ انہیں انگریزی' فارسی' اردو اور پنجابی ادب سے گہری واقفیت تھی' ہزاروں اشعار یاد تھے اور گفتگو میں نہایت برمحل شعروں کا استعمال کرتے۔ حافظ اور اقبال ان کے پسندیدہ شاعر تھے۔

مختلف مذاہب اور مکاتب فکر کا گہرا مطالعہ تھا اور وہ یہ بات کہتے ہوئے کبھی نہ تھکتے تھے کہ کلام الٰہی قوانین اور عبادت کی نسبت تحصیل علم، تفکر اور تحقیق پر کہیں زیادہ زور دیتا ہے گویا کہ کہا جا سکتا ہے کہ اس انتہائی ذہین و فطین شخص کا مزاج فلسفی درویشوں جیسا' دل حساس ادیبوں اور شاعروں جیسا اور دماغ ایک بلند نگاہ اور مہم جو سائنسدان کا سا تھا۔

ڈاکٹر عبد السلام کو فزکس کے میدان کے لوگ ہی نہیں جانتے تھے بلکہ کیمسٹری' میڈیسن اور دوسرے میدانوں کے سائنس دان بھی بہت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس کی وجہ تھی کہ ڈاکٹر صاحب خود کہا کرتے تھے کہ اچھے سائنس دان کی آنکھیں ہمیشہ کھلی رہنی چاہئیں' علم کے میدان میں Dynamic ہونا چاہئے اور وقت کے ساتھ ساتھ جس تیزی سے ترقی ہو رہی ہے اس سے آگے قدم بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی سمت سوچنا چاہئے فزکس میں تو آپ ایک اتھارٹی تھے مگر Life Sciences اور میڈیسن کے شعبوں میں بھی آپ کا ایک نام تھا۔

آپ کی خدمات کے پیش نظر گورنمنٹ کالج لاہور (جہاں سے آپ نے تعلیم حاصل کی اور کچھ عرصہ استاد بھی رہے) کے پرنسپل نے آپ کی وفات کے بعد ایک تقریب میں یہ اعلان کیا کہ کالج کی سنٹرل لائبریری کو ڈاکٹر عبد السلام لائبریری کا نام دیا گیا ہے اور ہر سال "پروفیسر عبد السلام میڈل" فزکس اور ریاضی کے شعبے میں شروع کرنے اور فزکس ڈیپارٹمنٹ میں ڈاکٹر عبد السلام کے نام کی چیئر رکھنے کا اعلان کیا اس موقعہ پر وزیر تعلیم نے کہا کہ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں اور جب تک یہ دنیا رہے گی آپ کا نام زندہ رہے گا۔

ملک رفیق احمد - مربی سلسلہ

انٹرنیشنل اردو کلاس کی چند جھلکیاں

ہمارے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر اپنے فضلوں کی موسلا دھار بارش میں اتنی تیزی پیدا کر دی ہے کہ باہر کھڑے ہونے والوں کو بھی اس کا اثر محسوس ہونے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فضلوں میں سے ایک نعمت احمدیہ ٹیلی ویژن کا اجراء ہے۔ ویسے تو اس کے پروگرام دن رات کے لمحات میں نشر ہوتے رہتے ہیں جن کو ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی فرصت اور اپنی اپنی پسند کے مطابق دیکھتا رہتا ہے لیکن ہمارے پیش نظر اس وقت اردو کلاس کی حسین یادوں کا تذکرہ ہے۔

اردو کلاس کی مرکزی روح تو ہمارے پیارے حضرت صاحب ہیں جب آپ اس کلاس میں تشریف لاتے ہیں تو کلاس میں شامل ہونے والوں کے چہرے ہشاش بشاش ہو جاتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس پروگرام کو دیکھنے والے سب ناظرین یک دم کھلکھلانے لگتے ہیں۔

اس کلاس کے پروگرام روزانہ پاکستانی وقت کے مطابق آجکل صبح سات بجے سے آٹھ بجے تک نشر کئے جاتے ہیں۔ یہ کلاس بچوں اور بڑوں سب کی دلچسپی کا موجب ہے۔ بچوں کی کس طرح تربیت کی جاتی ہے انہیں کس طرح اپنے قریب کیا جاسکتا ہے۔ کس طرح ان کے دلوں میں دین کی محبت پیدا کی جاسکتی ہے۔ والدین کو اپنے بچوں کی تربیت میں کونسا پیار کا طریق اختیار کرنا چاہئے اساتذہ کو بچوں کو کس طرح پڑھانا چاہئے الغرض بے شمار پہلو ہیں جن کو مد نظر رکھ کر اس کلاس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

اردو کلاس کا پروگرام روزانہ صبح سات بجے جب نشر ہوتا ہے پروگرام خواہ تازہ اس دن کا نہ بھی ہو لیکن پھر بھی اس میں تازگی موجود ہوتی ہے اس کے سننے سے تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی بلکہ حضرت صاحب کی گفتگو اور پیار کی باتیں ہر لمحہ دل کو خوش کرتی ہیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن بذات خود اللہ تعالیٰ کی ہر لمحہ نظر آنے والی نعمت ہے اور اس کے بہت سے دلچسپ علمی تربیتی اور دلوں کو تازہ کرنے والے پروگراموں میں سے اردو کلاس بہت ہی دلچسپ اور مفید پروگرام ہے جس سے ہر ایک کو استفادہ کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر اس کلاس کا نام پڑھایا سنا جائے تو پڑھنے والا یہ سوچنے لگ جائے گا کہ میں تو اردو جانتا ہوں مجھے اس کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہم اس کلاس کو دیکھنے والے اس کی طرف توجہ نہ دینے والوں کو یہ خوشخبری دینا چاہتے ہیں کہ یہ وہ کلاس ہے جس کے سکھانے والے استاد ہمارے پیارے حضرت صاحب ہیں جس کلاس کے استاد آپ کے پیارے ہیں ان کے پیار کی باتیں سننے کے لئے آپ بھی اس کلاس میں بیٹھنے کی پوری کوشش کریں۔ ہم تو بہرحال لندن میں اس کلاس میں شامل ہونے والے بچوں بچیوں عورتوں مردوں سب کے ہی ممنون احسان ہیں کہ وہ شامل ہوتے ہیں اور کلاس کی رونق بنتے ہیں

باقی صفحہ 7 پر

ہماری تاریخ

حبیب اللہ خان ایم ایس سی

ربوہ کی تعمیر خدا کا ایک زندہ نشان ہے

دنیا میں شہر بنتے بھی ہیں اور اجڑتے بھی ہیں۔ نئی نئی آبادیاں معرض وجود میں آتی ہیں اور بڑے بڑے بارونق شہر صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔ یہ آبادی بربادی عام حالات کا ایک طبعی نتیجہ ہوتی ہے۔ اگر تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو شہروں کی آبادی کے اسباب بالکل باآسانی سمجھ میں آسکتے ہیں۔ کوئی جگہ اس لئے آباد ہو گئی کہ وہاں سامان زیست بافراط مہیا ہو سکتے تھے اور کسی جگہ کو فوجی یا تجارتی اعتبار سے اہمیت حاصل ہو گئی۔ کوئی خطہ اپنے دلفریب مناظر کی وجہ سے چن لیا گیا۔ اور کسی کا انتخاب اس وجہ سے عمل میں آگیا۔ کہ وہ شاہراہ پر واقع تھا یا اس کو کوئی سیاسی یا جغرافیائی خصوصیت حاصل تھی۔

یہ بستیاں تمدنی یا سیاسی اغراض کے ماتحت بستی ہیں۔ اور حالات حاضرہ کا قدرتی نتیجہ ہوتی ہیں جن کو کوئی غیر معمولی امتیاز حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن کچھ بستیاں بالکل انوکھی قسم کی ہوتی ہیں۔ ان کی آبادی اپنے اندر ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ ظاہری اسباب وہاں یکسر مفقود ہوتے ہیں اور عقل کا فیصلہ اس انتخاب کے خلاف جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ معرض وجود میں آتے ہیں اور بڑی شہرت حاصل کرتے ہیں۔

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور اس کی تجلیاں زبان و مکان کی قید سے بے نیاز ہیں۔ وہ آج بھی اپنی قدرت کے عجائبات دنیا کو دکھا سکتا ہے۔ اور دکھا رہا ہے۔ جس طرح اس نے ابراہیم اول کے زمانے میں ایک جگہ کو عظمت بخشی اس طرح حضرت بانی سلسلہ کے زمانے میں اس نے ایک اور مقام کو عزت دی دی قادیان ایک گمنام بستی تھی۔ لیکن خدا کی ازلی ابدی حکمتوں کے ماتحت اس کو برکت دی گئی۔

اس نے آج پھر ایک بے آب و گیاہ خطے کو منتخب کیا اور اپنے ایک مقرب بندے کی اس طرف رہنمائی کی۔ کونسی عقل ہے جو اس جگہ کا انتخاب کرتی اور کون سی وہ چیز ہے جو اس کے حق میں فتویٰ دیتی ایک شور زمین جو سینکڑوں سالوں سے بنجر اور ویران تھی۔ جس کی آبادی کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہو چکی تھیں خدا کی اس تقدیر کا انتظار کر رہی تھی۔ شہر تو آباد ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کی آبادی سے قبل کشش کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔ سامان معیشت اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات پوری حکومت کا نظام ان کی آبادی کے لئے راہ ہموار کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہاں بستی بستے بستے ہی بستی ہے۔

ربوہ کی آبادی خدا کی ایک تقدیر خاص کا نتیجہ ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس کے آباد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس وقت یہاں ریت اور شور کے سوا کیا دھرا تھا۔ ترقی اور خوشحالی کے سب سامان مفقود تھے۔ جاذبیت کا کوئی پہلو اس جگہ سے وابستہ نہ تھا۔ ظاہر بین آنکھ کو یہاں کچھ نظر نہ آتا تھا۔ غیر زیر لب خنداں تھے۔ اور کمزور ایمان والے متحیر تھے کہ ہو کیا رہا ہے۔ لیکن دین کی باگ دوڑ خدائے تعالیٰ نے جس کے ہاتھ میں دی ہے اس نے اعلان کیا ۔ اللہ اللہ! خدا کے وعدوں اور اس کی نصرت اور قدرت پر کس قدر یقین ہے۔ ابھی یہاں خاک کے سوا کچھ نظر نہیں آتا لیکن دیکھنے والی آنکھ سب کچھ دیکھتی ہے اور ایک غیر متزلزل یقین کے ساتھ دین کی اشاعت کے لئے ایک نئے مرکز کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

دین کے سچے خادم لبیک کہتے ہوئے بصد شوق آگے بڑھتے ہیں اور بغیر ہچکچاہٹ کے خدا کی اس تقدیر کو قبول کرتے ہیں۔ پہلے چند خیمے لگتے ہیں پھر کچے جھونپڑے پڑ جاتے ہیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک بارونق شہر تعمیر ہو جاتا ہے۔ دنیا کے پردے پر وہ کونسا لیڈر ہے۔ جو اپنے ساتھیوں کو ویرانہ آباد کرنے کے لئے دعوت دے۔ اور وہ بشاشت قلب کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے آگے آجائیں۔ یہ اور بات ہے کہ آج خدا تعالیٰ نے پانی کی فراوانی کر دی اور وہ دن بھی اللہ نے چاہا تو دور نہیں۔ جب کہ یہ قطعہ زمین حقیقی معنوں میں اور ظاہری و باطنی شکل میں ذات قرار و معین بن جائے گا۔ لیکن جس وقت اس کی آبادی کی سکیم بنائی گئی۔ اس وقت بظاہر ناکامی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ نامساعد اور غیر متوقع حالات میں اس ٹکڑے کا آباد ہو جانا خدا کے زندہ نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور حضرت محمود کے برگزیدہ خدا ہونے کی ایک بین دلیل' مبارک وہ جو خدا کے منشاء کو پہچانیں اور اس کی تقدیر کو قبول کریں۔ کیونکہ بالآخر وہی ہوتا ہے۔ جو منظور خدا ہے۔

میں اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے حضور بہت بہت دعائیں کریں کہ وہ ہماری جماعت کو اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے ہمارے اخلاص کی کمی اور ہماری جہالت کو دور کرے ہماری روحانی جسمانی اور علمی اور مالی کمزوریوں کو بدل کر اس کے مقابل میں اعلیٰ کمالات عطا فرمائے کیونکہ وہی تمام کمالات کا منبع ہے پھر ہمارے وہ دوست جو احمدیت کی وجہ سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور وہ جن کے ایمان ابھی اتنے مضبوط نہیں ان کے لئے بھی دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ان کے دل کے اندر ایمان اور عرفان پیدا کرے اور وہ بھی سلسلہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اگر ہمارے دوست جماعت کی ترقی کے لئے اس طرح دعائیں کریں اور اپنے لئے بھی کریں تو اس کے ایسے اچھے نتائج پیدا ہوں گے جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہمارے دشمنوں کے لئے بھی حیرت کا موجب ہوں گے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خواجہ مبارک احمد ایڈووکیٹ کوٹری حیدر آباد

ممنونِ احسان

روزنامہ الفضل 25۔ مئی 1996ء میں محترم بابو فقیر علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات سے متعلق الفضل۔ دسمبر 15/25۔ دسمبر 1959ء کی خبر دوبارہ ان کے ذکر خیر سے مزین۔ ان کے اخلاق محبت۔ اخلاص اور دعوت الی اللہ کے انتہائی شوق و ذوق سے متعلق شائع ہوئی۔ ایڈیٹر صاحب الفضل قبلہ نسیم سیفی صاحب کو خداوند جزائے خیر دے کہ وہ ایسے نافع الناس اور خدا رسیدہ بزرگوں کے جو بانی سلسلہ احمدیہ کے روحانی فیض سے فیض یاب ہوئے کے روح پرور حالات کو احباب جماعت و خصوصاً نئی پود کی معلومات اور ان کے اقدار کو اپنانے کی غرض سے شائع فرماتے ہیں۔

ا خاکسار نے اس سلسلہ میں ان کے ایک عظیم احسان کا جو انہوں نے ہمارے والد صاحب (خواجہ غلام نبی صاحب آف چکوال) ڈہرہ دون) کے جسد خاکی کو قادیان پہنچانے کا کیا جس کا کچھ ذکر یاد رفتگان کے ماتحت الفضل مورخہ میں ان کی سعی کا ذکر تھا۔ اب خاکسار اس واقعہ احسان کی قدرے تفصیل اور ان کی محبت و اخلاص اور والد صاحب کی پرانی و برادرانہ دوستی کے حوالے سے بغرض دعا تحریر کر رہا ہے۔

1942ء کی بات ہے جب خاکسار ڈہرہ دون امریکن مشن ہائی اسکول میں آٹھویں/نویں جماعت کا طالب علم تھا والد صاحب بیمار ہوئے۔ میرے علاوہ مجھ سے چار بڑے بھائی کاروبار سنبھالے ہوئے تھے والدہ صاحبہ دیگر چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ قادیان میں بغرض تعلیم مقیم تھیں۔ والد صاحب کی طرف سے کافی دنوں تک خط نہ جانے کی وجہ سے انہیں تشویش ہوئی کہ خیریت کی خبر کیوں نہیں آرہی۔ چنانچہ وہ محترم بابو فقیر علی صاحب کے گھر گئیں اور آپ سے عرض کیا کہ مجھے ڈہرہ دون جانا ہے کہ وہاں سے خیریت کی خبر نہ آنے کی وجہ سے مجھے تشویش ہے آپ مجھے ریل گاڑی میں سوار کرا دیں۔ اس پر محترم بابو صاحب نے فرمایا کہ مجھے بھی کسی کام کے سلسلہ میں انبالہ جانا ہے آپ میرے ساتھ چلیں وہاں سے میں آپ کو ڈہرہ دون کی گاڑی پر سوار کرادوں گا۔ اس طرح جب آپ انبالہ پہنچے تو فرمایا کہ میرا دل نہیں چاہ رہا کہ میں اپنے بھائی خواجہ غلام نبی کو ملنے اور دیکھنے نہ جاؤں۔ چنانچہ آپ انبالہ اترنے کی بجائے والدہ صاحبہ کے ہمراہ ڈہرہ دون آگئے۔ اور جب والد صاحب کو بیمار اور کمزور دیکھا تو وہیں رک گئے اور والد صاحب کے پاس بیٹھ کر صبح و شام دعائیں پڑھتے رہے۔ خدا تعالیٰ کی مشیت کہ والد صاحب روبہ صحت نہ ہو سکے اور جمعہ 18۔ دسمبر 1942ء (حج اکبر) کے دن اسی بڑے کمرہ میں محترم فقیر علی صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) جمعہ کی عبادت کرا رہے تھے والد صاحب خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے (جمعہ کی عبادات اور فجر و عشاء کی عبادات ہمارے گھر پر ہی ہوتی تھیں کیونکہ اس وقت تک بیت الذکر نہ بنی تھی)

والد صاحب کا جسد عنصری بوجہ موصی ہونے کے قادیان لے جانا تھا۔ لیکن دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے ڈہرہ دون فوجی چھاؤنی تھی۔ دو لاکھ اٹیلین قیدیوں کے کیمپ اور فوجی ساز و سامان کی نقل و حمل کی بناء پر ریلوے ویگنوں کا ایک صوبے سے دوسرے صوبہ بھیجنا بند تھا۔ تاہم محترم بابو فقیر علی صاحب کی انتہائی کوشش کے باوجود ڈہرہ دون کے ریلوے کے عملہ نے مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر معذرت کا اظہار کیا۔ لیکن آفرین ہے محترم بابو فقیر علی صاحب کو (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کہ ہمت و حوصلہ نہ ہارے اور آپ نے سہارنپور اسٹیشن ماسٹر کو ٹیلی فون کیا کہ قادیان کے لئے اس غرض کے لئے ویگن کی ضرورت ہے جو ڈہرہ دون دستیاب نہیں۔ انہوں نے بھی پہلے معذرت کا اظہار کیا۔ پھر پوچھا کہ کون صاحب بول رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بابو فقیر علی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر۔ دوسری طرف اسٹیشن ماسٹر سہارنپور نے نام سنتے ہی اپنا نام بتایا (جو ہندو تھے) کہ میں آپ کا دوست اور پرانا ساتھی ہوں۔ اس پر محترم بابو صاحب نے انہیں بتایا کہ میرا بھائی فوت ہوا ہے اور ان کا جنازہ قادیان لے جانا ہے۔ انہوں نے جواباً کہا کہ آپ جنازہ سہارنپور لے آئیں پلیٹ فارم پر گیٹ کے سامنے آپ کو ویگن کھڑی ملے گی۔

چنانچہ والد صاحب کا جنازہ آپ کی دوسری دکان پنجاب موٹر اسٹورز کے سامنے صبح آپ نے پڑھایا جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر احمدی شرفاء بلکہ پڑوسی ہندو۔ سکھ' پارسی بھی موجود تھے۔ اور اس طرح والد صاحب کا جسد خاکی قادیان محترم بابو صاحب کی معیت میں پہنچا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماتا رہے اور ان کے درجات کو بے انتہا بلند فرماوے وہ ہمارے بہت ہی محسن و مشفق والد صاحب کے عزیز دوست تھے۔ نیز اس طرح والد صاحب کی ایک رؤیا کا دوسرا حصہ جس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ بابو فقیر علی صاحب کے ذریعہ پورا ہوگا وہ یقیناً ہوا۔ اور کس طرح غیر متوقع حالات میں پورا ہوا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد بابو فقیر علی صاحب کے دوسرے فرزند بابو بشیر علی صاحب ڈہرہ دون کی جماعت احمدیہ کے صدر منتخب ہوئے۔

1947ء میں قادیان سے نقل مکانی کے وقت اگرچہ حضرت امام الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے تمام افراد جماعت کو اجتماعی طور پر وہاں سے لاہور لانے کا انتظام فرمایا تھا۔ تاہم

باقی صفحہ 7 پر

پندرہ روزہ "المصلح" کراچی مورخہ یکم اپریل 1997ء کا اداریہ

گندم اور آٹے کا بحران

نئی حکومت کے برسراقتدار آتے ہی ملک کے شمالی علاقوں میں آٹے اور گندم کی قلت پیدا ہو گئی۔ حکومت نے پہلے صوبہ پنجاب اور پھر صوبہ سندھ سے گندم شمالی علاقوں میں بھیجنے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد پنجاب کے بڑے شہروں میں یہ قلت دیکھنے میں آئی اور آخر صوبہ سندھ اور بلوچستان میں بھی غذائی بحران پیدا ہو گیا۔

موجودہ حکومت نے گندم کے اس بحران کی ذمہ داری گزشتہ حکومت پر ڈالتے ہوئے کہا کہ اس حکومت نے بروقت باہر سے گندم کی خریداری میں تاخیر کی اور جانے سے قبل ضرورت سے زیادہ گندم آٹے کی ملوں کے حوالے کر دی۔ اس طرح نئی حکومت کے آنے تک یہ قلت پیدا ہو گئی۔

حکومت کے بیانات اور موجودہ شواہد کی روشنی میں یہ بات کچھ عجیب سی لگتی ہے۔ کیونکہ ملک میں گندم کے ذخائر موجود ہیں۔ نئی فصل مارکیٹ میں آچکی ہے اور بیرون ملک سے بھی گندم پہنچنا شروع ہو گئی۔ اس پر مزید یہ کہ ملک بھر میں ہنگامی بنیادوں پر گندم کی از سر نو تقسیم کے باوجود یہ قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کے لئے ہمیں اس کی پس پردہ وجوہات پر غور کرنا ہو گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بحران کو پیدا کرنے میں ذخیرہ اندوزی، بلیک مارکیٹنگ اور منافع خوری کا ہاتھ ہے جیسا کہ گزشتہ حکومت پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے ضرورت سے زیادہ گندم خاص خاص آٹے کی ملوں کو دے دی اور وہاں سے یہ فالتو آٹا منافع خوروں کے قبضے میں چلا گیا صرف یہی نہیں۔ بلکہ چھوٹے صارفین نے اپنے اپنے گھروں میں ضرورت سے زیادہ سٹاک جمع کر لیا اور اس طرح مارکیٹ میں مصنوعی قلت پیدا ہو گئی۔

اس میں شک نہیں کہ ہمارے ملک کے تاجران کا ایک طبقہ ہمیشہ ہی اپنے ذاتی مفاد اور ناجائز منافع خوری کا عادی رہا ہے۔ وہ ہر ایسے موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی تاک میں لگا رہتا ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کر سکے اور اشیائے خوردنی کی قلت سے ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کی مدد سے اپنی آمدنی کو کئی گنا بڑھا سکے اور موجودہ بحران میں بھی یہ طبقہ پوری طرح ملوث نظر آتا ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان پر کڑی نظر رکھے۔

اس کے علاوہ صارفین کے ایک بڑے حصے نے بھی اس مصنوعی قلت کو پیدا کرنے میں نادانستہ طور پر مدد کی۔ قلت کے خوف سے انہوں نے اپنی ضروریات سے کہیں زیادہ آٹا گھر میں اکٹھا کر لیا تاکہ آئندہ ممکنہ تکلیف سے زیادہ محفوظ رہ سکیں۔ انہوں نے ایسا کرتے وقت اس بات کا خیال نہ کیا کہ ان کے ہمسائے تو آٹے سے محروم رہیں۔ اور خود ان کے گھروں میں مہینوں کا سٹاک موجود رہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس قلت کو سب لوگ باہم مل جل کر برداشت کرتے اور موجود آٹے کو بانٹ کر کھاتے تاکہ کوئی بھوکا نہ رہ جائے۔ لیکن آج کل کے خود غرضی کے دور میں سب کی آنکھ پر ایک پٹی بندھی ہوئی ہے اور اپنے سوا کچھ نظر ہی نہیں آیا۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ جماعت احمدیہ ربوہ کے سالانہ جلسہ میں روٹی کی قلت پیدا ہو گئی۔ پتہ چلا کہ وہاں پر متعین نان بائیوں نے جو روٹی پکانے پر باہر سے لائے گئے تھے۔ ہڑتال کر دی۔ چنانچہ یہ بات جب امام جماعت احمدیہ تک پہنچی تو جہاں آپ نے والنٹیئر خواتین کے ذریعہ فوری طور پر روٹی پکانے کا انتظام فرمایا۔ وہاں جلسہ سالانہ میں شامل افراد جماعت کو ہدایت فرمائی کہ ہر آدمی ایک وقت میں ایک روٹی سے زیادہ نہ کھائے تاکہ سب احباب تک خوراک پہنچ سکے۔

اس روز ہم ربوہ کے ایک عارضی ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تھے۔ ہمارے ساتھ والی میز پر ایک بزرگ اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ کھانے کے لئے تشریف فرما تھے۔ انہوں نے ملازم کو ایک سیر مچھلی اور پانچ عدد روٹیاں لانے کا آرڈر تھا۔ اس پر اس کے ایک بیٹے نے کہا ابا پانچ روٹیاں تھوڑی ہیں۔ کم از کم دس ہونی چاہئیں۔ باپ نے کہا بیٹا حضرت صاحب نے صرف ایک روٹی کھانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ لڑکے نے جواباً کہا وہ حکم تو لنگر کی روٹیوں کے متعلق ہے۔ باپ نے کہا بیٹا حکم ایک روٹی کھانے کا ہے تاویل کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ان سب نے ایک ایک روٹی ہی کھائی۔

اطاعت اور بھائی چارے کا یہ جذبہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ آپ اس واقعہ کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ جب رسول کریم ﷺ نے مسجد نبوی میں وعظ کے دوران یہ حکم دیا کہ جو لوگ کھڑے ہیں بیٹھ جائیں اس وقت ایک صحابیؓ باہر سے مسجد کی طرف چلے آرہے تھے۔ جونہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز آپ کے کانوں میں پڑی آپ فوراً بیٹھ گئے اور گھسٹتے گھسٹتے مسجد کی طرف بڑھتے رہے کسی نے ان سے کہا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ حکم تو مسجد کے اندر والے لوگوں کے لئے ہے۔ اس صحابیؓ نے فرمایا حضور کا حکم میں نے کانوں سے سنا اور اگر مسجد پہنچنے سے قبل میں مر جاؤں تو ایک حکم عدولی ہو جائے گی جو قابل برداشت نہیں۔

ایک اور واقعہ جنگ بدر کا ہے جنگ کے بعد ایک صحابیؓ زخمیوں کو پانی پلانے کی غرض سے میدان جنگ میں پھر رہے تھے۔ جب وہ ایک شدید زخمی کو پانی دینے کے لئے پہنچے تو اس نے اپنے دوسرے بھائی کی طرف اشارہ کیا کہ پہلے اسے پلاؤ۔ جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے سے اگلے کی طرف اشارہ کیا اس طرح وہ صحابی جب پانچ چھ آدمیوں تک پہنچے اور سب نے خود پانی پئے بغیر اگلے کی طرف اشارہ کیا۔ تو وہ سخت حیران ہوئے اور جب وہ پہلوں کی طرف لوٹے تو سب کے سب وفات پا چکے تھے۔ اپنے بھائی کی جان بچانے کے لئے اپنی جان کی قربانی کی اس سے بڑی مثال کیا ہو سکتی ہے۔

عوام الناس کو اپنے بھائیوں کے لئے ہمدردی اور حکومت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے۔ یہ جذبہ جب پیدا ہو جائے تو کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی اور کسی قلت سے بحران جنم نہیں لیتا اور جس قوم میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے وہ ہر مشکل دور سے کامیابی سے گزر جاتی ہے۔

حکومت کا بھی فرض ہے کہ ناجائز منافع خوری، ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹ کرنے والے طبقہ پر نظر رکھے۔ نظر آرہا ہے کہ اب ان لوگوں کی نظر دیگر اشیائے ضرورت مثلاً چینی، گھی، پر ہے ایسا نہ ہو کہ حکومت کی غفلت کی وجہ سے اس طبقہ کو مزید ہاتھ رنگنے کا موقعہ مل جائے اور پبلک کو مزید پریشانی جھیلنی پڑے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ حکومت کی ساکھ کے لئے اچھا نہ ہو گا۔ اور پھر اس قسم کے مصنوعی بحران پیدا کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کا رجحان روزمرہ کا کاروبار بن جائے گا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام الناس اپنے اندر ہمدردی خلق، حکومت کے قوانین کے احترام کا جذبہ پیدا کریں۔ اور ہر وقت اپنے ذاتی مفادات کو مجموعی قومی مفادات کے تابع رکھیں۔ جب ہم اپنے بھائی کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیں گے۔ ہم جب قومی مفاد کو اپنے ذاتی مفاد پر فوقیت دیں گے۔ جب ہم مجموعی سوچ کو ذاتی سوچ پر مقدم کریں گے۔ تو ہمارے معاشرہ میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہو گی۔ ہمارے مسائل خود بخود حل ہوتے رہیں گے۔ اور ہماری یہی سوچ ہمیں ترقی کی جانب لے جائے گی۔

نتیجہ امتحان سہ ماہی اول

1997ء

قیادت تعلیم۔ مجلس انصار اللہ پاکستان

مجلس انصار اللہ پاکستان کے مرکزی امتحان سہ ماہی اول 1997ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 44 اضلاع کی 249 مجالس کے 2541 انصار نے شرکت کی۔

مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

اول۔ مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ کراچی

دوم۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب مظفر گڑھ

سوم۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

جن انصار نے اس امتحان میں خصوصی گریڈ کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا تحریر کئے جاتے ہیں۔

خصوصی گریڈ (1) مکرم مبارک احمد خان صاحب دار النصر شرقی ربوہ (2) مکرم میجر ریٹائرڈ سعید احمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ (3) مکرم میر عبد الباسط صاحب دار الیمن غربی ربوہ (4) مکرم شیخ محمد صدیق صاحب دار العلوم وسطی ربوہ (5) مکرم عبد الرشید خاں صاحب دار العلوم وسطی ربوہ (6) مکرم رشید احمد ارشد صاحب نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ (7) مکرم خواجہ برکات احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ (8) مکرم بشیر احمد صاحب دار البرکات ربوہ (9) مکرم مرزا غلام رسول صاحب دار البرکات ربوہ (10) مکرم مبارک احمد طاہر صاحب دار البرکات ربوہ (11) مکرم صادق محمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ (12) مکرم فضل الٰہی ملک صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ (13) مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خاں صاحب دار العلوم غربی ربوہ (14) مکرم چوہدری لطیف احمد دار الصدر شمالی ربوہ (15) مکرم رفیع احمد طاہر صاحب دار الصدر شمالی ربوہ (16) مکرم محفوظ الرحمان صاحب دار الصدر شمالی ربوہ (17) مکرم عبد الرشید صاحب دار الصدر شمالی ربوہ (18) مکرم میاں محمد صدیق صاحب دار النصر غربی ربوہ (19) مکرم چوہدری برکت علی صاحب دار النصر غربی ربوہ (20) مکرم محمد شریف ننگلی صاحب دار النصر غربی ربوہ (21) چوہدری محمد شفیع فیروز پوری دار الرحمت شرقی ربوہ (22) نذیر احمد باجوہ صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ (23) شیخ بشارت احمد صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ (24) مکرم منیر احمد عابد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ (25) مکرم مولوی احسان الٰہی صاحب دار العلوم شرقی ربوہ (26) مکرم ملک بشیر احمد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ (27) مکرم عبد الرشید ارشد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ (28) مکرم فضل احمد ریحان صاحب دار العلوم شرقی ربوہ (29) مکرم عنایت اللہ خالد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ (30) مکرم جاوید احمد جاوید صاحب دار العلوم شرقی ربوہ (31) محمد لئیق رفیق سڈل صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ (32) مکرم نصر اللہ خاں ناصر صاحب دار الصدر شرقی ربوہ (33) مکرم محمد سعید انصاری صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ (34) مکرم رانا محمود احمد شاہد صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ (35) مکرم سلطان احمد شاہد صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ (36) مکرم ملک جمیل الرحمان رفیق صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ (37) مکرم عبد الرشید رازی صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ (38) مکرم مرزا نصیر احمد چٹھی مسیح صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ (39) مکرم نصیر احمد شاد صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ (40) مکرم عبد الستار مانگٹ صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ (41) مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دار العلوم وسطی ربوہ (42) مکرم عبد الغنی صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ (43) مکرم محمد عبد الماجد صدیقی صاحب گول بازار ربوہ (44) مکرم ماسٹر محمد رفیق صاحب ڈنڈ پور ضلع سیالکوٹ (45) مکرم محمد نسیم حکیم صاحب گھنو کے جہ سیالکوٹ (46) مکرم مسعود احمد لون چونڈہ احمدیہ سیالکوٹ (47) مکرم صوبیدار دین صدیقی صاحب سیالکوٹ (48)

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31168 میں مقصود احمد طاہر ولد بشیر احمد قوم بٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر سوا اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقصود احمد طاہر 25 X 24 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر1 لئیق احمد سیکرٹری جائیداد پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر2 محمد طفیل سرہندی زعیم انصار اللہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔

مسل نمبر31169 میں عطاء الوہاب ولد چوہدری نذیر حسین قوم چٹھہ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء الوہاب 12-W-13 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر1 لئیق احمد طارق سیکرٹری جائیداد پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 محمد طفیل سرہندی زعیم انصار اللہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔

مسل نمبر31170 میں افتخار احمد ولد محمد طفیل سرہندی قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد افتخار احمد FSR-2-38 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد سیکرٹری جائیداد پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر2 محمد طفیل سرہندی والد موصی۔

مسل نمبر31171 میں سرفراز احمد ولد محمد طفیل سرہندی قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سرفراز احمد FSR-Z-38 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر1 لئیق احمد طارق سیکرٹری جائیداد پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 محمد طفیل سرہندی والد موصی

مسل نمبر31172 میں امتہ الرؤف بنت محمود احمد قمر قوم ڈوگر پیشہ معلمہ عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/656 سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-6-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3548 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرؤف A/656 سمن آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر1 محمود احمد قمر وصیت نمبر29445 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 مظفر حسین وصیت نمبر23150۔

مسل نمبر31173 میں محمد رافع قریشی ولد محمد صادق قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/5 محمد نگر لاہور حال بیلجیم بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/20506 بیلجیم فرانک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رافع قریشی محمد نگر لاہور حال بیلجیم گواہ شد نمبر1 حامد محمود شاہ گواہ شد نمبر2 طیب جاوید۔

مسل نمبر31174 میں طاہر محمود شرما ولد عبدالرشید شرما قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-11-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/D M3000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر محمود شرما جرمنی گواہ شد نمبر1 لطیف احمد وصیت نمبر 22067 گواہ شد نمبر2 ملک عبدالباسط ابن ملک عبدالحفیظ جرمنی۔

مسل نمبر31175 میں چوہدری محمد یونس ولد چوہدری محمد ابراہیم قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان دیہاتی اور زرعی اراضی برقبہ 6 ایکڑ واقع چک نمبر B-G/433 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ پاکستان مالیتی۔/900000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 جرمن مارک ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمد یونس جرمنی گواہ شد نمبر1 منیر احمد قمر جرمنی گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد جرمنی۔

مسل نمبر31176

I- Ifuat Tahira astuid Mahmood W/O Tahir Mahmood Sharma

پیشہ خانہ داری عمر30 سال بیعت 1993-9-11 ساکن شکارپور سندھ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی 2 تولہ 10 ماشہ مالیتی۔/13000 روپے۔ اور حق مہر۔/D 10000 اس وقت مجھے مبلغ۔/700 جرمن مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

IfuatTahira astuid Mahmood

جرمنی گواہ شد نمبر1 طاہر محمود شرما خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 لطیف احمد وصیت نمبر22067۔

مسل نمبر31177

I-Mrs.Alamah W/O Tirta kamar

پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-3-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زمین برقبہ 300 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/1200000 روپے۔2۔ طلائی زیورات وزنی 20 گرام مالیتی۔/500000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/25000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Alamah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Tirta Kamar خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 Daim S/O Tirta Kamar انڈونیشیا۔

مسل نمبر31178

I Mazni Abdillah S/O Abdillah

پیشہ تجارت عمر51 سال بیعت 1974ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان واقع انڈونیشیا مالیتی۔/10000000 روپے۔2۔ زمین برقبہ 293 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/100000000 روپے۔ 3۔ دو دکانیں واقع انڈونیشیا مالیتی۔/3500000 روپے۔ اور طلائی زیورات 1 کلو گرام مالیتی۔/25000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/900000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Mazni Abdillah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1

Chalil Ahmad Azies

گواہ شد نمبر2 Hamid Machmud.s انڈونیشیا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم حافظ محمد یوسف صاحب دار النصر غربی ربوہ کی اہلیہ محترمہ پتے میں پتھری کی وجہ سے علیل ہیں۔ موصوفہ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری جلال الدین صاحب وہاڑی اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم خوشی محمد صاحب کرم دین پارک حلقہ سبزہ زار ملتان روڈ لاہور مورخہ 97-2-17 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اسی روز جنازہ مکرم یونس صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور ماڈل ٹاؤن لاہور کے احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ موصوفہ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی بڑی بہن تھیں احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پہلی علمی و ورزشی ریلی
دار الرحمت وسطی ربوہ

○ مورخہ 23، 24 مارچ 1997ء کو دار الرحمت وسطی ربوہ کے واقفین نو کی پہلی علمی و ورزشی ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں 90 واقفین نو شامل ہوئے۔

23، مارچ کو پروگرام کا افتتاح مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (استاذ الجامعہ) نے کیا اس روز علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات میں نظم، تقریر اور دینی معلومات کے مقابلہ جات شامل تھے۔

مورخہ 24 مارچ بروز سوموار ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو تھے۔ ورزشی مقابل جات میں رسہ کشی، ریلے ریس، سیدھی دوڑ، روک دوڑ، کلائی پکڑنا اور میوزیکل چیئرز کے دلچسپ پروگرام شامل تھے۔ مقابلہ جات میں بچوں اور بچیوں نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔

بعد ازاں مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ آپ نے جملہ انتظامات پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے صدر صاحب محلہ اور سیکرٹری وقف نو دار الرحمت وسطی مکرم آفاق احمد صاحب باجوہ اور انکے معاونین کا شکریہ ادا کیا۔

دعا پر تقریب کا اختتام ہوا جو مکرم چوہدری مجید احمد صاحب (صدر محلہ) نے کروائی۔

(وکالت وقف نو)

احمدیہ ٹیلی ویژن
انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 11-جون 1997ء

12-00	رات-اردو کلاس-
1-00	اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-6-10
3-00	فرنچ زبان سیکھئے-
3-30	حکایات شیریں
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30	چلڈرنز کارنر-
5-00	لقاء مع العرب-
6-00	طبی معاملات-دل کی امراض-مہمان-ڈاکٹر مسعود الحسن نوری-
7-00	اردو کلاس-
8-00	فرنچ زبان سیکھئے-
9-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر-
11-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
12-00	اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
1-00	لقاء مع العرب-
2-00	اردو کلاس-
3-00	سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت امام دین صاحب گولیکی کی زندگی-
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30	عربی زبان سیکھئے-
5-00	افریقین پروگرام-
6-00	بنگالی پروگرام-
6-45	ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(97-6-11)
8-00	لقاء مع العرب-
9-00	فرنچ پروگرام-
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00	جرمن پروگرام-

گمشدہ لاکٹ

○ مورخہ 97-6-3 کو گرلز کالج سے واپسی پر ایک عدد سونے کا لاکٹ کرسٹل سلوری کلر کے موتی کی لڑی میں جڑا ہوا تھا گم ہو گیا ہے جس کسی کو ملا ہو براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچادیں۔

بقیہ صفحہ 1

والی آواز سے ڈر کر بدک گئے تو دونوں صورتوں میں تم وہیں پتھر کے ہو جاؤ گے۔ اب یہ کہانی تو بظاہر ناممکنات کی کہانی ہے مگر مذہبی دنیا میں بعینہٖ یہی ہوتا ہے۔ انسان جب صراط مستقیم پر چلتا ہوا باہر کی آوازوں پر کان دھرتا ہے تو وہیں سے اس کے لئے روحانی لحاظ سے مرنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اور پتھر ہونے سے یہی مراد ہے۔ اور جب وہ بھٹک جاتا ہے، اس راہ کو چھوڑتا ہے تو اس کی روحانی زندگی وہیں ختم ہو جاتی ہے پھر وہ شیطان کا بندہ بن کر باقی زندگی بسر کرتا ہے۔

(از خطبہ 4-اپریل 1997ء)

بقیہ صفحہ 3

اور یہ ان کی خوش قسمتی ہے جب کلاس ہو رہی ہوتی ہے تو ہمیں تو محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم بھی شامل ہیں لیکن پروگرام ختم ہونے پر پھر اپنے آپ کو پاکستان میں ہی موجود پاتے ہیں۔

اردو کلاس کا پروگرام ضرور دیکھیں احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام تفصیل سے الفضل میں آتے ہیں۔ اور صبح کے وقت کے علاوہ بھی یہ کلاس نشر ہوتی ہے۔ آپ اس کو دیکھیں سنیں لطف اندوز ہوں لیکن کوئی میٹھی مزیدار یا نمکین چیز اپنے پاس ضرور رکھ لیں تا جب حضرت صاحب بچوں کو کھلا پلا رہے ہوں تو آپ بھی اپنے پاس رکھی ہوئی چیزیں کھا کر ان کے ساتھ شامل ہو سکیں۔

بقیہ صفحہ 4

ہمارے بڑے بھائی خواجہ عبدالرحیم صاحب (وفات یافتہ) جو نیوی میں لیفٹیننٹ کرنل تھے اور نیوی کے خاندانوں کو مشرقی پنجاب سے لانے پر متعین تھے۔ دو نیوی کے ٹرک لے کر لاہور سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے لیکن بٹالہ آنے پر سکھ و ہندو بلوائیوں نے آگے جانے سے روک دیا اور قدرے مقابلہ بھی ہوا۔ تاہم دوبارہ بڑے کینوائے کے ساتھ مل کر دو نیوی کے ٹرک لے کر قادیان آئے۔ قادیان کی جماعت کی کثیر آبادی کالج کے ہوسٹل میں پناہ گزین تھی۔ وہاں پر ہی محترم بابو فقیر علی صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بمعہ فیملی مقیم تھے۔ چنانچہ برادر موصوف نے سب سے پہلے آپ کو بمعہ افراد خاندان ٹرک میں بیٹھایا اور اس کے بعد دیگر احباب کو۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ برادر ٹرک لے کر آئے ہیں تو بہت خوش ہوئے کہ میرا بیٹا ہمیں لینے آیا ہے۔ بہت دعائیں دیں۔

خدا تعالیٰ ان کے درجات بہت بلند فرماوے اور ہمیں ان کی صفات حسنہ کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرماوے آمین۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

مکرم حکیم محمد افضل فاروقی صاحب اوچ شریف (49) مکرم قریشی محمد اشرف شاکر صاحب اوچ شریف ضلع بہاولپور (50) مکرم شیخ محمد ارشاد صاحب رحمان پورہ لاہور (51) مکرم رانا عبدالکریم صاحب بیت التوحید لاہور (52) مکرم عبدالجلیل قریشی صاحب بیت التوحید لاہور (53) مکرم شیخ مامون احمد صاحب بیت التوحید لاہور (54) مکرم پروفیسر محمد رشید طارق خان صاحب دہلی گیٹ لاہور (55) مکرم محمد سلیم اختر صاحب دہلی گیٹ لاہور (56) مکرم سعید احمد نعیم صاحب سلطان پورہ لاہور (57) مکرم چوہدری ناصر احمد مغل پورہ لاہور (58) مکرم عبداللہ خاں صاحب گلشن پارک لاہور (59) مکرم محمد سعید اشرف صاحب مغل پورہ لاہور (60) مکرم میاں محمد ظفر اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور (61) مکرم حمید اللہ مبارک فیکٹری ایریا ربوہ لاہور (62) مکرم محمد اکرم ورک صاحب بیت النور لاہور (63) مکرم چوہدری مبارک احمد شاہد صاحب بیت النور لاہور (64) مکرم قریشی محمود احمد صاحب سمن آباد لاہور (65) مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب بیت التوحید (66) مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل النور کراچی (67) مکرم ظاہر احمد ہاشمی صاحب النور کراچی (68) مکرم سید محمود احمد شاہ بخاری گلشن اقبال کراچی (69) مکرم عبدالباری قیوم شاہد مارٹن روڈ کراچی (70) مکرم عبدالحمید ارشد عزیز آباد کراچی (71) مکرم مسعود احمد ظفر صاحب عزیز آباد کراچی (72) مکرم سید محمد میاں سلیم صاحب عزیز آباد کراچی (73) مکرم مرزا رفیق احمد صاحب واہ کینٹ (74) مکرم منیر احمد حمید صاحب ڈیرہ غازی خان (75) مکرم احمد بخش خاں صاحب ڈیرہ غازی خان (76) مکرم میاں محمد احمد خاں صاحب چک 166 مراد ضلع بہاولنگر (77) مکرم رائے منیب احمد شیخوپورہ شہر (78) مکرم محمد یعقوب منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ (79) مکرم سلطان احمد صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا (80) مکرم محمد دین انور صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا (81) مکرم ایم غلام نبی صاحب غوطہ فتح گڑھ ضلع نارووال (82) مکرم ڈاکٹر مورانی نثار احمد راٹھور نوکوٹ سندھ (83) مکرم ڈاکٹر سید محمد محسن ہاشمی فیصل آباد (84) مکرم حافظ محمد اکرم حنیظ کریم نگر فیصل آباد (85) مکرم لیاقت علی صاحب دار النور فیصل آباد (86) مکرم چوہدری احمد دین صاحب دار الذکر فیصل آباد (87) مکرم محمد ادریس صاحب دار الذکر فیصل آباد (88) مکرم مظفر احمد ابڑو انور آباد لاڑکانہ (89) مکرم محمد سرور ابڑو لاڑکانہ (90) مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب کھاریاں ضلع گجرات (91) مکرم عبدالرشید اعوان صاحب بہاولپور شہر (92) مکرم میاں غلام احمد صاحب دار الذکر فیصل آباد (93) مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایل پلاٹ اوکاڑہ (94) مکرم مقبول احمد چوہدری صاحب بہاولنگر شہر۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء امتحان کو علم و فضل میں ترقی کرنے اور اپنی رضا کی راہوں پر آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ آمین

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

خبریں

ربوہ : 10- جون-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور میں صوبائی اسمبلی کے ضمنی الیکشن میں پیپلزپارٹی کے امیدوار اقبال گھرکی کو رات بارہ بج کر 4 منٹ پر اس وقت قتل کر دیا گیا۔ جب وہ انتخابی مہم سے واپسی پر داروغہ والا کے قریب سے گزر رہے تھے۔ قاتلوں نے ان کی کار پر فائرنگ کی۔ وہ جان بچانے کے لئے ایک گلی میں بھاگے تو قاتلوں نے ان کا تعاقب کر کے برسٹ مار کر ان کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ ان کے چھوٹے بھائی اور پیپلزپارٹی لاہور کے اہم لیڈر خالد گھرکی نے الزام عائد کیا ہے کہ یہ قتل ان کے سیاسی حریف اور ضمنی الیکشن میں مخالف امیدوار قدیر اعوان اور اس کے بھائی نے کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پولیس بھی اس میں ملوث ہے۔ اور ایس ایچ او تھانہ منانواں پر قاتلوں سے سازباز کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اقبال گھرکی سابق صوبائی وزیر تھے۔ ان کی نماز جنازہ داروغہ والا چوک اور شام کے وقت ان کے آبائی گاؤں میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کے بعد پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے مظاہرہ کیا اور سڑکیں بلاک کر دیں۔ تدفین میں پارٹی کے اہم رہنماؤں نے شرکت کی۔

○ پیپلزپارٹی نے اقبال گھرکی کے قتل کی ذمہ داری وزیر اعلیٰ پنجاب پر ڈال دی ہے۔ اور کہا ہے کہ ضمنی الیکشن میں وہ سوفیصد جیت رہے تھے ان کی فتح دیکھ کر ان کو قتل کرا دیا گیا۔

○ اقبال گھرکی کے قتل کی وجہ سے اس حلقہ میں ضمنی الیکشن روک دیا گیا ہے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کے قتل کی تفتیش کرنے والی عدالتی رپورٹ میں جو یہ کہا گیا ہے کہ اس قتل میں صدر لغاری، وزیر اعظم بے نظیر بھٹو، سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ یا آصف زرداری میں سے کوئی بھی ملوث نہیں۔ بلکہ قتل کا حکم کسی ہائی اتھارٹی نے دیا ہے۔ اخبارات قیاس آرائیاں کر رہے ہیں کہ عدالتی کمیشن نے جو یہ معمہ ڈالا ہے اس کا حل کیا ہے۔ یہ ہائی اتھارٹی کون سی ہے۔ بعض تجزیہ نگار خفیہ ایجنسیوں کو بعض نصیراللہ بابر کو اور بعض کسی اور ان دیکھے ہاتھ کو یہ بالا اتھارٹی قرار دے رہے ہیں۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کی بہن سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں ان اعلیٰ اتھارٹیز کو نہیں جانتی جنہوں نے مرتضیٰ کو قتل کرایا۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء مسائل کا حل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ کے قریبی ساتھی علی سنارا اور مرتضیٰ کے محافظ عدالت میں اپنا بیان ریکارڈ کرائیں تو پتہ چلے گا کہ اس قتل میں لغاری کا ہاتھ تھا یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پوچھتی ہوں کہ وہ کون سے نان پولیس اور "نان زرداری عناصر تھے جنہوں نے مرتضیٰ کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ عدالتی ٹریبونل نے آصف زرداری اور عبداللہ شاہ کو بری قرار دے کر صدر فاروق لغاری اور غنویٰ بھٹو سمیت ریاست کے موقف کو مسترد کر دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ علی سنارا اور مرتضیٰ کے باڈی گارڈوں کے بارے میں اہم شہادات ٹریبونل کو پیش کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی اہلکاروں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔ سنارا اور حفاظتی گارڈز نے پولیس مقابلہ کرانے کے لئے مرتضیٰ کو مشتعل کیا۔ محترمہ نے کہا کہ ہم اپنا رد عمل تحقیقاتی رپورٹ کے مکمل مطالعہ کے بعد دیں گے۔

○ عدالتی رپورٹ کے مطابق بظاہر قتل کی ذمہ داری پولیس افسران شعیب سڈل اور واجد درانی پر عائد ہوتی ہے۔

○ مرتضیٰ قتل تحقیقاتی ٹریبونل نے کہا ہے کہ سیاسی بنیادوں پر کی جانے والی بھرتیوں نے پولیس کو غیر موثر قوت بنا دیا ہے۔ سیاسی پشت پناہی کے باعث پولیس اہلکار سنجیدگی سے ٹریننگ نہیں کرتے۔ اور نہ ہی ڈسپلن کا خیال رکھتے ہیں۔ کالی بھیڑوں نے پولیس کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ یہ لوگ صرف وہ کام سنجیدگی سے کرتے ہیں جس کے بارے میں ان کے "گاڈ فادر" کہتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے آزاد کشمیر سے پاک فوجیں واپس بلانے کی کوشش کی تو پوری قوم اٹھ کھڑی ہو گی۔ حکومت قومی تباہی کے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ فوج کے حوصلے پست کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کے یزید سے رحم کی درخواست نہیں۔ کروں گی۔ نواز شریف نے خود کو "پانچ ایس" سے آزادنہ کرایا تو لوگ انہیں گورباچوف کے نام سے یاد کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسائل حل کرنے کے لئے قومی سروائیول پلان بنایا جائے۔ ملک کی سلامتی اور اقتصادی صورت حال تشویش ناک ہے فوجیں واپس بلانے کا عندیہ دے کر بھارت کو غلط سگنل دیا گیا ہے۔ سیاسی جماعتوں اور فوج کو اعتماد میں لیا جائے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف آج مورخہ 11- جون 1997ء کو رات آٹھ بجے قوم سے خطاب کریں گے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام (ف) کے مرکزی نائب صدر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ فوج میں 25 فیصد کمی کی جا رہی ہے۔ حکومت لانے اور لے جانے والے سب بجٹ کے انتظار میں ہیں۔ پچھلی نواز حکومت بھی 52 (ٹو) بی کی وجہ سے نہیں گئی تھی۔ انہوں نے استعفیٰ دیا تھا۔ وہ پھر سے تیار رہیں۔ ملک کو مارشل لاء سے بچانے کے لئے کبھی یہ شق استعمال نہیں کی گئی۔ اسے دوبارہ عالمی بینک اور آئی ایم کے ایجنڈے پر عمل درآمد کے لئے استعمال کیا گیا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ اعجاز الحق اگست میں کوئی اعجاز دکھائیں گے۔ گوادر کو تجارت کے لئے فری پورٹ بنایا جا رہا ہے۔ یا ورلڈ آرڈر کی جارحیت کے لئے؟

○ وزیر اعظم نواز شریف نے بتایا کہ انہوں نے فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلی ہے۔ اور ویسٹ انڈیز اور انگلینڈ کے خلاف سائیڈ میچز بھی کھیلے ہیں۔

○ بینک ملازمین کو فارغ کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ 58 سال عمر 30 سال مدت ملازمت میں سے جو بھی پوری ہوتی ہو اس کے مطابق بینک سے فراغت کی جا رہی ہے۔ اس کا مقصد مالیاتی اداروں کے اخراجات کا بوجھ کم کرنا ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ نے کہا ہے کہ ابھی میرے سوالات حل طلب ہیں۔ ٹریبونل کی رپورٹ پڑھے بغیر کوئی تبصرہ نہیں کروں گی۔ بے نظیر جب تک برسر اقتدار رہیں ہمارے آدمی جیلوں میں کیوں رہے۔ تفتیش دوسرے ہی روز کیوں شروع نہیں کی گئی۔ پولیس افسروں کو گرفتار کیوں نہیں کیا گیا۔ ٹریبونل دیر سے کیوں تشکیل دیا گیا۔ جب کہ بہت ساری شہادتیں ضائع ہو چکی تھیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ ملکی حالات بہتر بنانے کے لئے قربانیاں دینا ہوں گی۔ اختلاف رائے جمہوریت کا حسن ہے۔ اراکین اسمبلی نے پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں رائے دے کر دل کی بھڑاس نکالی۔ انہوں نے کہا کہ زرعی ٹیکس واپس نہیں لیا گیا۔ صوبائی اسمبلی کے رواں اجلاس میں اس آرڈی نَنس کو قانونی شکل دے دی جائے گی۔ بلدیاتی بل کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جا رہی ہے جس کو بعد ازاں قانون بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم صورت حال کو عوام کی امنگوں میں ڈھالنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے صدر لغاری سے ملاقات کی اس میں خارجہ پالیسی کے بارے میں تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ صدر نے اس ملاقات میں کہا کہ سرحدوں پر میزائیلوں کی تنصیب سے خطے میں طاقت کا توازن بگڑنے اور ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہونے کا اندیشہ ہے۔

نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ

حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" برائے اشتہارات اپنے دورہ کے دوران سیالکوٹ، اسلام آباد اور راولپنڈی کے اضلاع میں اشتہارات کے حصول کے لئے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ و عہدیداران جماعت احمدیہ خصوصی طور پر تعاون کریں۔

مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

سیل - سیل
ریڈی میڈ ملبوسات کی مخصوص ورائٹی پر
کلیرنس سیل شروع ہو گئی ہے
شہزادگارمنٹس محسن بازار ربوہ
فون: 212039

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں
شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیو پیتھک کتب نیز ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص
فارم CDF ۔/۱۵ روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 211283 کلینک 771 211054
فیکس 212299

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکہ کے زیورات
زیورات [illegible] نہیں لی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ